© rasailojaraid.com

(۴) حدیث کا صرف یہ حق نہیں کہ اس پر کمروں میں بیٹھ کر تبادلہ خیال کیا جائے یا لائبریریوں میں تحقیق کی جائے۔ یقیناً یہ بھی اہم فریضہ ہے اور ضروری ہے لیکن عام معاشرتی زندگی میں حدیث کا چلن ہونا زیادہ اہم ہے۔ جھوٹ، سچ، غصہ، ناراضگی، محبت خداوندی، انابت الی اللہ، انفرادی زندگی، گھریلو مسائل، سیاست و قانون تک میں حدیث چلتی پھرتی نظر آنی چاہیے۔ اس کے لیے عام لوگوں کا حدیث سے زیادہ سے زیادہ فہم کا تعلق قائم کرنا ضروری ہے، اس کے لیے طلبہ کو اس کی مشق کرانی چاہیے کہ وہ لوگوں میں رائج زبان میں شستہ و عمدہ ترجمہ کر سکیں۔

اس کے بعد مولانا مفتی برکت اللہ صاحب نے خطاب کیا جس میں انہوں نے حدیث کی تحقیق وتخریج کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مختلف سائٹس کی نشاندہی کی جو حدیث کی تحقیق اور تخریج میں از حد معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے اسی خواہش کا اظہار کیا کہ جیسے دنیا کے مختلف کونوں میں مختلف علوم وفنون پر بڑے اچھے اچھے میوزیم بنائے گئے ہیں، ایسے ہی حدیث سے متعلق ایک جدید اور تحقیقی میوزیم ہونا چاہیے جس میں حدیث کے طرق و اسناد کے تنوع (Diversity) حدیث کی حفاظت میں محدثین ورواۃ کی بے مثال خدمات اور حفاظتِ حدیث پر مستند مواد کو بصری ذرائع سے پیش کیا جائے۔ یہ بات آج کے متجسس ذہن، خاص طور پر مغربی ذہن کو اپنی جانب کھینچ لے گی اور وہ مبہوت ہو کر اسلام کی حقانیت کا یقین کر لے گا۔ انہوں نے یہ رائے بھی دی کہ اس طرح کے سیمینارز میں پروجیکٹر (projector) اور دوسرے سمعی وبصری ذرائع کا استعمال ہونا چاہیے۔

تقریب کے آخر میں مولانا مفتی رویس خان صاحب آف میرپور آزاد کشمیر نے بڑی شگفتہ گفتگو میں اس بات پر زور دیا کہ طلبہ حدیث جب حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں مختلف قسم کے اشکالات پیدا ہوتے ہیں، اساتذہ کرام کو چاہیے کہ ان اشکالات پر طلبہ کو ڈانٹنے یا مطعون کرنے کے بجائے ان کو سنیں، سمجھیں اور تسلی بخش جواب دینے کی کوشش کریں تاکہ طلبہ شرح صدر کے ساتھ حدیث کے مطلب کو جذب کر سکیں۔ انہوں نے چند پُر لطف واقعات بھی سنائے جن سے محفل کشتِ زعفران بنی رہی اور حاضرین نے بہت حظ اُٹھایا۔

تقریب کے اختتام پر مولانا مفتی رویس خان صاحب نے دُعا کرائی اور شرکائے محفل کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

مولانا اللہ وسایا کی الشریعہ اکادمی میں تشریف آوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مولانا اللہ وسایا صاحب ۲۰ فروری کو گوجرانوالہ کے دورہ کے موقع پر الشریعہ اکادمی میں بھی تشریف لائے اور نماز عصر کے بعد علمائے کرام اور طلبہ کی ایک نشست سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضوں کے حوالے سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ انھوں نے ''احتساب قادیانیت'' کے عنوان سے اپنی ۲۵ جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب بھی الشریعہ اکادمی کی لائبریری کے لیے ہدیہ کی جس میں انھوں نے قادیانیت کے بارے میں گزشتہ ایک صدی کے دوران مختلف مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام کی طرف سے لکھی جانے والی تحریروں کو یکجا کر کے کتابی شکل میں محفوظ کر دیا ہے۔ الشریعہ اکادمی کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی نے الشریعہ اکادمی میں تشریف لانے اور ضخیم کتاب لائبریری کے لیے ہدیہ کرنے پر مولانا اللہ وسایا کا شکریہ ادا کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی وعلمی خدمات کو قبولیت وثمرات سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین۔

© rasailojaraid.com